رِیاست اور قادیانیت

حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم

اس وقت دنیا میں دو قسم کی ریاستیں ہیں، ایک وہ ریاستیں جو سیکولرازم کی علمبردار ہیں...... جو خود کو دین اور عقیدہ سے لاتعلق رکھنے پر مصر ہیں، جن کے وجود کا جواز ہی اس بنیاد پر ہے کہ وہ کسی شخص کے عقیدے اور مذہب کے بارے میں نہ کوئی رائے دے سکتی ہیں اور نہ ہی مداخلت کر سکتی ہیں، ایسی ریاستوں کا عقیدے اور مذہب سے کوئی سروکار نہ رکھنا ہی اپنے عوام کو مطمئن کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے، جبکہ دوسری طرف وہ ریاستیں ہیں جن میں خوش قسمتی سے وطن عزیز پاکستان بھی شامل ہے، جن کی بنیاد ہی عقیدہ اور مذہب ہے اور جن کے وجود کا جواز ہی نظریہ ہے ...... پاکستان ایسی ریاست ہے جو کلمہ طیبہ کے نعرے پر وجود میں آئی، اسلام اور مسلمانوں کیلئے الگ وطن کے حصول کی بنیاد پر دنیا کے نقشے پر اُبھری ......اس ریاست نے شروع دن سے مذہب کو بنیاد بنایا اور پھر ہر اہم موقع پر مذہب کی بالادستی کا اعتراف واقرار کیا، چنانچہ تاریخ پاکستان کے سب سے اہم موڑ یعنی آئین پاکستان کی تشکیل کے موقع پر قرار دیا گیا کہ قرآن وسنت اس ملک کا سپریم لاء ہوگا اور یہاں قرآن وسنت کے منافی کسی قسم کی قانون سازی نہیں کی جاسکے گی ...... یہ ایک ایسی بنیاد تھی جسے طوعاً وکرعاً تسلیم کرنا ہی ہوگا، آج لاکھ بحث کی جائے کہ مذہب اور ریاست کا آپس میں کوئی رشتہ نہیں ہوتا، آج بھلے یہ فلسفے بکھیرے جائیں کہ ریاست کسی کے مسلمان اور کافر ہونے کا فیصلہ نہیں کر سکتی، آج بھلے وزیر اعظم بھی کھڑے ہو کر اپنی ریاست کی بنیادوں کے علی الرغم اپنی پوری قوم کے افکار و نظریات سے ہٹ کر یہ کہہ دے کہ اس ملک کا مستقبل لبرل ازم سے وابستہ ہے، جب تک آئین پاکستان کا وہ بنیادی رکن اپنی جگہ موجود ہے اور جب تک قیام پاکستان اور بقاء پاکستان کی کلمہ طیبہ، دوقومی نظریے اور اسلام والی بنیادیں موجود ہیں تب تک اس ملک اور ریاست کو سیکولرازم اور لبرل ازم کی بنیاد پر معرض وجود میں آنے والی ریاستوں پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان نے اپنے آئین کی تشکیل کے صرف ایک سال بعد پارلیمنٹ سے قادیانیوں کو جو غیر مسلم اقلیت ڈکلیئر کروایا اس کے پس منظر کو سامنے رکھنا بہت ضروری ہے۔ آج جب ایک ایسی نسل کے سامنے یہ بحث

چھیڑی جارہی ہے کہ ریاست کسی کو کافر یا مسلمان قرار دے سکتی ہے یا نہیں؟ تو وہ حقیقی پس منظر سامنے نہیں ہوتا جس میں مذہبی، سیاسی اور سماجی مشکلات کے ساتھ ساتھ ریاست آئینی طور پر اس مخمصے میں پڑی ہوئی تھی کہ ایک ایسا گروہ جو کسی طور پر مسلمان نہیں کہلا سکتا، جس کے عقائد ونظریات دین اسلام کی تعلیمات کے منافی ہیں، اسے مسلمانوں والا اسٹیٹس، مسلمانوں والے مفادات اور مسلمانوں والے حقوق کیونکر دیئے جائیں؟!...... ہماری دانست میں تو یہ ریاست کا ایک ایسا اقدام تھا جس نے بعد میں سامنے آنے والی بے شمار پیچیدگیوں کا دروازہ بند کر کے رکھ دیا...... اگر ریاست یہ فیصلہ نہ کرتی تو ملک بھر میں عجیب وغریب کشمکش جاری رہتی، قادیانی خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں تھے، جب آمادہ نہیں تھے تو وہ اقلیتوں والے حقوق وسہولیات حاصل نہ کر پاتے اور مسلمان کسی طور پر قادیانیوں کو اپنا حصہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ ایسے میں مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر کلیدی آسامیوں پر قبضے اور مسلمانوں کے حقوق کے غاصبانہ استعمال کا ناٹک زیادہ دیر چلایا نہیں جا سکتا تھا...... اگر کسی کے اسلام اور کفر کا فیصلہ کسی بھی گروہ کے پیشواؤں، یا کسی مذہب کے پیروکاروں یا کسی ریاست کے باشندوں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا جاتا تو ان کے مابین وہ سر پھٹول ہوتی کہ الامان والحفیظ! ہماری دانست میں ریاست نے پارلیمنٹ میں قادیانی مسئلہ لا کر قادیانیوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اگر یہ مسئلہ پارلیمنٹ میں نہ لایا جاتا یا علماء کرام اور مفتیان عظام کے حوالے کر دیا جاتا تب بھی قادیانیوں کو مرتد وزندیق ہی قرار پانا تھا۔ اب بات صرف اس فتوے پر نہ رکتی بلکہ مزید آگے بڑھتی تو ملک میں کشت وخون کا بازار گرم ہو جاتا......

دوسری بات یہ ہے کہ پارلیمنٹ نے کئی روز تک قادیانیوں کو اپنا موقف پیش کرنے کا موقع دیا، اپنے دلائل پیش کرنے کی کھلی اجازت دی...... قادیانیوں نے کتابیں پیش کیں، حوالہ جات لائے، دلائل وشواہد کا پہاڑ لے کر اپنا موقف پیش کیا اگر چہ ان کے دلائل اتنے بودے، ان کا موقف اتنا بے بنیاد اور ان کے حوالہ جات اس قدر بے حیثیت تھے کہ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ تمام اراکین اسمبلی کے سامنے ان کا کفر بے لباس ہوتا چلا گیا لیکن بہر حال قادیانی کسی فورم پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ انہیں اپنا موقف پیش کرنے کا موقع نہیں دیا گیا۔

قادیانیوں کے حوالے سے اس فیصلے کے نتیجے میں سب سے بڑا احسان یہ کیا گیا کہ ریاست کے اقلیتی شہری ہونے کی حیثیت سے ان کے جو حقوق تھے ان کا تعین کر لیا گیا۔ اب مشکل یہ ہے کہ قادیانی اقلیتی حقوق کی بہتی گنگا سے بھی خوب ہاتھ دھوتے ہیں جبکہ اپنی مذہبی اور نظریاتی ساخت کو مختلف حیلوں بہانوں سے چھپا کر مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے مرتکب بھی ہوتے ہیں۔ یوں مسلمانوں میں قادیانیوں سے نفرت کی بنیادیں مزید گہری ہوتی چلی جاتی ہیں...... ایسا گروہ جو پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں ایک بداخلاق بدکردار شخص کو نبی کے طور پر پیش کرے اپنا الگ دین ومذہب تشکیل دے لے، پھر اسلام کا لبادہ اوڑھ کر خود کو جبراً مسلمان باور کرائے، دنیا کو دھوکہ دے (باقی صفحہ نمبر ۶۴)